(قسط ۶۵)

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی
استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۸۶۔۱۹۸۵ کی ڈائری

نفاذ شریعت اسلام کے لئے متحدہ شریعت محاذ کا قیام اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اور مولانا سمیع الحق مدظلہ کی اس سلسلہ میں مساعی

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

قومی اسمبلی میں شیخ الحدیث کے خطاب کے اقتباسات

حضرت ام کلثومؓ کا حضرت عمرؓ کے عقد میں آنے پر اسمبلی میں اعتراض کا جواب

پوائنٹ آف آرڈر: نصرت علی شاہ ابھی مولانا نے ذکر فرمایا۔ نہایت ادب و احترام سے پوچھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ کی شادی حضرت ام کلثومؓ سے ہوئی تھی یہ درست نہیں اتنی کم سنی۔

مولانا عبدالحق: قرآن کے بعد اصح الکتب بخاری میں حدیث ہے کہ ام کلثومؓ حضرت عمرؓ کی بیوی تھیں

شاہ تراب الحق: ہم کسی کو اپنا مسلک چھوڑنے پر مجبور نہیں کرتے مگر جہاں تک ام کلثومؓ کے حضرت عمرؓ کی بیوی ہونے کے رشتہ کا تعلق ہے جیسے مولانا نے فرمایا ہے بالکل ٹھیک ہے۔ امام نسائی نے نسائی میں دو

جنازوں کے ایک ساتھ پڑھنے کے سلسلوں میں ایک باب باندھا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ام کلثومؓ حضرت عمر کی بیوی ہیں۔

نصرت علی شاہ: کیا مولانا فرمائیں گے کہ اس وقت حضرت ام کلثومؓ کی عمر کیا تھی؟

سپیکر: مولانا اس متنازعہ بحث کو چھوڑ دیں۔

اسلام کی بالادستی کیلئے برصغیر کی تقسیم میں مسلمانوں کی قربانیاں: اچھا تو میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے عوام نے اسلام کا نعرہ سنا۔ خوشی سے اپنی تمام چیزوں و جائیدادوں کو چھوڑا کہ اسلام کے زیر اثر زندگی گزاریں گے۔ اس قربانی و جذبہ کی خاطر اب بھی کروڑوں مسلمان ہندوؤں کے یرغمالی ہیں۔ لاکھوں مہاجرین بن کر یہاں آئے ہزاروں شہید ہوئے۔ ماؤوں بیٹیوں کی عصمت دری ہوئی اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ ہندوستان و ببرک کارمل اور روس مسلمانوں اور پاکستان کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ تحریک پاکستان کے خلاف مصروف عمل ہیں۔ حالانکہ ہمارے عوام نے یہ سب کچھ اسلام کی بالادستی کیلئے برداشت کیا اور اب بھی عوام اور ہماری جان و مال اسلامی نظام و پاکستان کی بقاء کے راستے میں قربانی کیلئے حاضر ہے۔

اسلام چھوڑ کر پاکستان میں صرف کرسیوں واقتدار کی جنگ: اب ہم سوچیں کہ کیا یہ قربانیاں چند کرسیوں کیلئے تھیں کہ ہم کو صرف کرسی ملے، اقتدار ملے نہیں اسلئے پاکستان نہیں بنایا تھا۔ ۴۷ء سے ۵۶ء تا ۵۸ء تک قریباً دس برس اسی کرسی سے اتارنے چڑھانے میں گزرنے چاہیے تھا کہ پاکستان بنتے ہی الا اللہ کا وعدہ پورا کرتے لیکن اس کے بجائے کرسیوں کے چکر میں رہے فلاں کہتا کہ میری اکثریت دوسرا کہتا میری اکثریت۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی اسلامی نظام کے نفاذ سے اعراض کا نتیجہ:

اب آپ کو معلوم ہے کہ ۷۰ء میں وہ مشرقی پاکستان جو تحریک پاکستان میں سب سے آگے تھا وہ صرف اسلامی نظام کے جذبہ سے حصہ لے رہا تھا۔ مگر جب دیکھا کہ کرسیوں کی جنگ ہے اسلام کیلئے کچھ ہونا ممکن نہیں تو سوچا کہ اب متحد رہنے کا فائدہ نہیں۔ چنانچہ تسبیح کا ہار ٹوٹنے سے جیسے سارے دانے بکھر جاتے ہیں ہم سے اتحاد ختم کر کے الگ حکومت بنا دی جب اسلام کا دعویٰ تھا ایک تھے جب وہ نہ رہا انہوں نے ہم سے الگ ہو کر اپنے لئے بنگلہ دیش بنا دیا۔ اس کے بعد پھر نظام مصطفیٰ کا اعلان ہوا۔ تحریک چلی، لوگوں نے جیل کاٹے، شہید ہوئے یہاں تک کہ ہمارے موجودہ برسراقتدار لوگوں نے نظام مصطفیٰ کا اعلان کیا۔ معاملہ مجلس شوریٰ تک آیا اعلانات ہوئے قانون شفعہ، شہادت قانون عدل و انصاف کے مژدے سنائے گئے لیکن آپ نے دیکھا کہ حکومت نے کوئی اطمینان بخش کام قوم کو نہ دیا۔ پھر اسلام

کے نام پر ریفرنڈم والیکشن ہوا کامیابیاں ہوئیں اس چھ مہینے میں ہم نے کونسی ایسی چیز قوم کو اسلام کیلئے پیش کی جس سے قوم کو اطمینان دلاسکیں؟ بہر تقدید کچھ طمع تو تھی کل پرسوں ترسوں اسلام کیلئے ہو جائیگا۔ چنانچہ اب ترمیموں کا مسئلہ شروع ہوا ہم سمجھ رہے تھے اسلام کی بالادستی کا ترمیم آئیگا جب کہ دفعہ ۲۰۳ سی میں پابندیاں لگادی گئیں کئی مستثنیات ہیں۔ پرسنل لاء مالی امور اور دستوری مسائل کو شریعت کورٹ میں چیلنج کرنے سے مستثنیٰ کردیا گیا۔ گویا مطلب یہ ہوا کہ ۴۰،۵۰ سال سے اسلام کا جو نام لیا جارہا تھا اس کیلئے کچھ کرنے کا ارادہ ہی نہیں۔ شریعت پر ہم نے پابندی لگادی۔ خدا کے سامنے ہم کیا جواب دیں گے۔

ترمیم میں جو شقوق شریعت کے موافق ہیں اس کو مانیں گے جو خلاف شرع ہیں ہم اس کا برملا انکار کریں گے۔ ہم سے روز محشر خدا پوچھے گا کہ تم نے اسلام کے نام پر ریفرنڈم کیا۔ اسلام کے نام پر الیکشن ہوا مگر تم نے اسلام کیلئے کیا کیا۔

سپیکر:　جناب ختم کردیں۔۔۔　　مولانا:　اچھا شکریہ

سینٹ میں شریعت بل زیر بحث لانے کی کامیابی

اکتوبر ۱۹۸۵ء کے آخری ہفتہ میں ملک کے سب سے بڑے منتخب ادارے سینٹ نے ہمارے پیش کردہ شریعت بل سے متعلق سٹینڈنگ کمیٹی کو مزید مہلت دینے کی تجویز ۱۵ کے مقابلہ میں ۱۷ سے مسترد کرکے محرکین بل کی جانب سے منتخب کردہ کمیٹی کے حوالے کردیا۔ شریعت بل کو بطور ایجنڈا شامل کرنے کے بعد یہ دوسری عظیم الشان کامیابی تھی جس سے اللہ کریم نے محرکین بل کو نوازا جبکہ حکومتی کمیٹی نے تین ماہ کی مزید مہلت مانگنے اور شریعت بل کو معرض التوا میں ڈالنے کی سرتوڑ کوششیں کیں جس طرح کہ قومی اسمبلی میں شریعت بل کے مسئلہ پر حامی ارکان اسمبلی، طویل مباحث اور لفظی ہیر پھیر میں پڑنے اور مخالفین بل کی مخفی تدابیر اور چال سے بے خبر رہ جانے کی وجہ سے نیا اجلاس بلائے جانیکی بجائے جاری اجلاس کو ملتوی قرار دے کر شریعت بل کو ٹال دیا گیا۔

ہماری دوسری اور تیسری بڑی کامیابی آئین کے دفعہ ۲ میں نویں ترمیم:

تمام قوانین کا سرچشمہ قرآن وسنت کو اصل قرار دینا: سینٹ میں شریعت بل کو فوری زیر بحث لانے کے حق میں کامیابی اور حکومت کی ناکامی کو جمہوری اور پارلیمانی نقطہ نظر سے ارباب حکومت کے لئے ایک بہت بڑی شکست تھی، اور دوسری سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ حکومت نے ہمارے ساتھ معاہدہ کرلیا ہے کہ سینٹ کے حالیہ اجلاس میں نویں ترمیمی بل کی دفعہ نمبر ۲ میں قرآن وسنت کو تمام قوانین کا منبع وسرچشمہ اور

اصل قرار دے کر اسلامی قوانین کی بالادستی کو مکمل آئینی تحفظ دے دیا جائے گا۔

نظام اسلام کے لئے رکاوٹ دفعہ کا حذف کرنا: نیز دفعہ ۳۰۲ جو درحقیقت میں نظام اسلام کے لئے دفعہ ۳۰۲ (موجب قتل سزا) ہے جس کے پیش نظر پرسنل لاء (عائلی قوانین) اور مالیات گویا اسلام کے معاشرتی سماجی اور معاشی نظام پر پابندی لگادی گئی ہے کو حذف کردیا جائیگا، یہی وہ اصل مقصد اور نفاذ اسلام کا واحد آئینی راستہ ہے جس کے پیش نظر ہمارے اکابر علماء الیکشن لڑتے، پارلیمنٹ میں جاتے اور آئینی جنگ لڑتے رہے، کیا عجب کہ ان کی قربانیاں رنگ لائی ہوں کہ منزل قریب آگئی ہے کیونکہ اس دفعہ کے حذف ہوجانے سے مکمل نظام اسلام کے نفاذ کا عمل اور سہل ہو جائے گا، ان دفعات میں ترامیم سے قرآن وسنت کے خلاف سارے قوانین ناجائز قرار دیئے جاسکیں گے اور اس کے ساتھ ہی صدر مملکت، وزیراعظم، صوبائی اور قومی اسمبلیوں، پارلیمنٹ، وفاقی اور صوبائی حکومتوں، تمام بااختیار اداروں کیلئے یہ ناممکن بنادیا جائیگا کہ وہ قرآن وسنت کی آئینی بالادستی کے باوجود ایسا کوئی قانون وضع کرسکیں جو نظام اسلام سے متصادم ہو۔

سلیکٹ کمیٹی کی شریعت بل کو سینٹ میں پیش کرنے کی منظوری

اس ہفتے اللہ تعالیٰ نے اس کامیابی سے بھی سرفراز فرمایا کہ شریعت بل کو سلیکٹ کمیٹی نے بھی محرکین قرارداد کی مرضی کے مطابق قدرے قانونی درستگی کے ساتھ متفقہ طور پر منظور کرلیا ہے، جسے پندرہ دن کے اندر ایوان بالا (سینٹ) میں پیش کردیا جائے گا۔ اگر حکومت جمہوری اداروں کے قیام سے قبل بغیر کسی ہچکچاہٹ، بزدلی اور خوف لومۃ لائم کے جرات سے کام لے کر ایک آرڈیننس کے ذریعہ مکمل نظام شریعت کے نفاذ کا حکم جاری کردیتی تو ملک ان خطرات سے نکل جاتا جن میں وہ آج گھرتا چلا جارہا ہے، مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا، اور بدقسمتی سے ایک زرین موقع کھودیا گیا، آٹھ سال تک اسلامی نظام کے نعروں اور ہنگاموں سے اپنے اقتدار کا بازار گرم رکھ کر اب اسے عملاً جمہوری اداروں کے پیچیدہ، طویل، دشوار گزار اور مشکل راستوں کے ایسے چوراہے پر کھڑا کردیا گیا، جہاں سے محفوظ اور سالم بچ نکلنا ایک معجزہ سے کم نہیں۔

نفاذ اسلام کے مشکل مراحل میں کامیابیاں

بہرحال ان چھ سات ماہ کے قلیل ترین عرصہ میں اللہ کریم نے اپنے خاص الطاف وعنایات سے نظام اسلام کے آئینی تحفظ ونفاذ کے مشکل ترین مراحل میں خاصی کامیابیوں سے نوازا۔ صرف یہ نہیں بلکہ ایوان میں ہر مرحلہ پر اسلامی اقدار اور مسلمانوں کی تہذیب وتمدن اور عزت وعصمت کے تحفظ کے مراحل پیش آتے ہیں۔

حقوق کے نام پر آزادی نسواں کا فتنہ

حال ہی میں کراچی کے معزز رکن نے سینٹ میں ہر صوبہ سے تین تین عورتوں کے علاوہ اقلیتوں

سے بھی عورتوں کو نمائندگی دینے کا بل پیش کیا۔ یہ اُن حالات کا نتیجہ ہے جو فتنہ تحریک آزادی نسواں اور مساوات مرد وزن کے مغربی افکار کی شکل میں چھائے ہوئے ہیں، اسلام نے عورتوں کے حقوق کے تعین کا مسئلہ مبہم نہیں چھوڑا، بلکہ اسلام ہی وہ دین فطرت اور قانونِ رحمت ہے جس نے عورت کو تحت الثریٰ سے اٹھا کر اوج ثریا تک پہنچایا۔ سینٹ میں پیش کردہ یہ بل بھی عورتوں کو حقوق کے نام سے فرائض کے غیر فطری بوجھ میں اور دلدلوں میں پھنس جانے کی ایک صورت تھی، بحمد للہ جس کے خلاف ہماری آواز موثر رہی اور بحمد للہ ۱۰ کے مقابلہ میں ۱۶ ووٹوں سے اسے مسترد کر دیا گیا۔

اب آخری مرحلہ میں چند ہی دنوں بعد شریعت بل سینٹ میں پیش ہونے والا ہے، اس موقع پر ہم پوری قوم، علماء اور دینی حلقوں کو اپنی ساری محنت توجہات، صلاحیتیں، حکومت اور ارکان پارلیمنٹ کے شریعت بل کے منوانے پر مرتکز ہو جانی چاہئیں کہ وہ اس اہم فرض کی ادائیگی میں ہر قسم کے مفادات لالچ اور خوف سے بالاتر ہو کر اپنی ذمہ داریاں پوری کریں، اس موقع پر تمام مسلمان اللہ کے حضور پارلیمنٹ میں علماء کی کامیابی کی دعا کریں، کیا عجب کہ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ کی صورت میں خدا کے فیصلے غالب ہو جائیں اور حق کو بالادستی حاصل ہو۔

سابقہ امریکی صدر نکسن کے بیان پر روس اور امریکہ کا اسلام دشمنی پر گٹھ جوڑ اور مولانا سمیع الحق کا سینٹ میں تحریک استحقاق پیش کرنا: ۴۔دسمبر ۱۹۸۵ء: دنیائے کفر کے عالم اسلام کے مقابلہ میں ملت واحدہ ہونے کی اطلاع صادق ومصدوق نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل دی ہے، اس کی ایک واضح اور تازہ تصدیق امریکہ کے سابق صدر نکسن کے ایک حالیہ بیان سے ہو جاتی ہے، ملک وملت کو متوجہ کرانے کے لئے احقر نے یہ مسئلہ تحریک استحقاق کے پیرایہ میں ۴۔دسمبر ۱۹۸۵ کو سینٹ میں اٹھایا، بعض فاضل ارکان نے بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مولانا سمیع الحق: بسم اللہ الرحمن الرحیم، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل معاملہ جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کے سارے ارکان اور سارے پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس کو زیر غور لایا جائے، امریکہ کے سابق صدر نکسن کے ایک مضمون بعنوان ''سپر پاور سمسٹری'' امریکہ کے ایک اہم جریدہ فارن آفیئرز میں شائع ہوا ہے اور جسے نوائے وقت راولپنڈی مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۸۵ء نے اپنے ہفتہ وار انگلش سکشن میں بھی شائع کیا ہے، اس مضمون میں مسٹر رچرڈ نکسن نے روس کو مشورہ دیا ہے کہ اسلامیہ کے نشاۃ ثانیہ کے خطرے سے دنیا کو بچانے کے لئے روس اور امریکہ کو متحد ہو جانا چاہیے، اس مضمون میں انہوں نے دنیائے اسلام میں احیائے اسلام کی تحریکوں اور عالم اسلام کی جارحیت کے خلاف دفاعی کوششوں کو دہشت

گردی کا نام دیا ہے، صدر نکسن کے مضمون کا ایک حصہ بطور نمونہ یہ ہے۔ مسٹر نکسن لکھتا ہے:

"ان مسائل کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کی بجائے سوویت یونین کو چاہیے کہ یونائیٹڈ سٹیٹ اور دوسری مغربی اقوام کے ساتھ مل کر ان کا مقابلہ کرے، سوویتوں کو اسلام کے اساسی تحریکات کے ابھرنے سے خاص طور پر تشویش ہونا چاہیے، نہ صرف اس لئے کہ سوویت یونین کی ایک تہائی آبادی مسلمان ہے بلکہ اس لئے بھی کہ اسلامی انقلاب تیسری دنیا کی اقوام میں سوویت انقلاب سے کمپیٹ (مقابلہ) کرتا ہے۔"

تحریک استحقاق پر وضاحتی تقریر:

جناب چیئر مین صاحب! اس مضمون میں اسلامی انقلاب اور مسلمانوں کے نشاۃ ثانیہ کی کوششوں پر بے جا تشویش کا اظہار اور اسکے خلاف کمیونسٹ ملک کو متحد اور آمادہ کرنے کی صراحتاً ترغیب دی گئی ہے، اور مسلمانوں کے خلاف ایک منظم منصوبہ بنانے کے واضح مشورے ہیں۔ پاکستان جو عالم اسلام کا ایک اہم حصہ ہے اور ایک اسلامی ملک ہے جو اسلام کے نشاۃ ثانیہ کے لئے کوشاں ہے، اس ملک کے نظریاتی اساس کے خلاف یہ ایک سازش اور کھلی جارحیت ہے اور اس ملک کی پارلیمنٹ کے ایک رکن اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس مضمون سے میرے بھی جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں، اس لئے اس معاملہ کو زیر غور لایا جائے، نوائے وقت میں ان کا جو مضمون تھا وہ میں نے اس کے ساتھ بھیج دیا تھا، جناب چیئر مین صاحب ایک تو کسی چھوٹے سے معاملے میں یا ذاتی مسئلہ میں کوئی استحقاق ہوتا ہے، جو مجروح ہو جاتا ہے، یہ تو پورے عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی کوششوں میں سرفہرست ہے اور اس کی جدوجہد جاری ہے ، پھر یہ ایک عام شخص کی رائے نہیں ہے کہ اس نے ایک ذاتی رائے دے دی ہے، بلکہ وہ ایک عظیم ذمہ دارانہ منصب پر رہا ہے اور آج بھی اس کے ساتھ کئی اہم ذمہ داریاں وابستہ ہیں، چنانچہ صدر نہ ہوتے ہوئے بھی پچھلے دنوں ان کا دورہ یہاں ہوا، اور بڑے اہتمام سے ہوا، اگر چہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ۱۴۰۰ سو سال پہلے خبردار کیا ہے کہ الکفر ملة واحدة یعنی کفر ملت واحدہ ہے، لیکن اس طرح کھل کر ایک ذمہ دار شخص کا سامنے آجانا جو ایک ملک کا سربراہ رہا ہے اور جو ہمارے ساتھ دوستی کا دم بھرتا اور حلیف ہونے کا دعویٰ دار بھی ہے، مگر وہ اپنے بدترین دشمن کو خبردار کرتا ہے، کہ تم اصل خطرہ اسلام سے محسوس کرو، اور اسلام کی یہ نشاۃ ثانیہ آپ کے لئے خطرناک چیز ہے اور کمیونسٹ انقلاب کے لئے ہم مغربی اقوام خطرہ نہیں ہیں بلک اصل خطرہ اسلامی ممالک ہیں، اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے جدوجہد کریں جس طرح کمیونسٹ کمیونزم کو پھیلانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور جارحیت بھی کر رہے ہیں اور سامراجیت سے کام لے رہے ہیں، یہی حال مغربی اقوام کا ہے۔

تو جناب! یہ ایک اہم ترین مسئلہ ہے جس کا پوری پارلیمنٹ کو اور ایوان بالا کو نوٹس لینا چاہیے اور اس کے بارے میں سوچنا چاہیے اور نکسن سے پوچھنا چاہیے کہ جناب آپ کے عزائم کیا ہیں؟ آپ کھل کر کیوں نہیں کہتے کہ ہم اسلام کے دشمن ہیں۔ میرے خیال میں آپ اس معاملے پر سنجیدگی سے نوٹس لیں، اور ان سے وضاحت طلب کریں۔ (بعض ارکان اور ایک وفاقی وزیر کی تقاریر کے بعد)

مولانا سمیع الحق:...... جناب چیئرمین صاحب! جیسا کہ میرے فاضل دوستوں نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی، جناب وزیر صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک دوسرے ملک میں ایک شخص کا بیان ہے تو میری عرض یہ ہے کہ پارلیمنٹ صرف اندرونی سازشوں اور خطرات پر سوچتی نہیں ہے بلکہ اگر بیرون ملک بھی کوئی سازش کرتی ہے اور علی الاعلان کھلی جارحیت کے مشورے دیئے جاتے ہیں تو اس کا فرض یہ ہے کہ ملک کے دفاع اور سلامتی کے لئے اس کا نوٹس لے، اس وقت جبکہ خاص طور پر اس خطہ میں صورتحال یہ ہے کہ یہاں ایک طرف تو بس علی الاعلان افغانستان کو ہڑپ کر چکا ہے، اور ہزاروں شہریوں کو تہ تیغ کر رہا ہے، اور لاکھوں مہاجر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، اور امریکہ مجاہدین اور مہاجرین سے محبت کے دعوے بھی کر رہا ہے، مگر دوسری طرف گویا روس کو کہہ رہا ہے کہ ان کو کچل دو، بروقت سختی سے ان کو ختم کر دو، یہ صورتحال حال ایسی ہے کہ گویا امریکہ کے ساتھ جس ملک کے بھی معاہدے ہیں اور وہ جن ممالک کا بھی اتحادی ہے، اس کا مطلب ہے کہ وہ سب کے ساتھ دوغلی پالیسی چلا رہا ہے، اس کی ہمدردیاں مہاجرین و مجاہدین کے ساتھ نہیں ہیں، وہ بظاہر مگرمچھ کے آنسو بہا رہے لیکن اندر سے وہ بندر بانٹ کر چکا ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب وہ روس کو یہ ترغیب دیتا ہے کہ ان کو کچل دو تو وہ اس ملک کو لبنان بنانا چاہتا ہے، جب وہ روس کو کہتا ہے کہ مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کو کچل دو، جبکہ مجاہدین کی ساری جدوجہد اسلام کی بقا اور نشاۃ ثانیہ کے لئے ہے، مگر وہ کہہ رہا ہے کہ آؤ مل کر ہم ان کو ختم کریں، تو یہ جنگ اسی زمین پر لڑی جائے گی۔

تو میری عرض یہ ہے کہ یہ انتہائی خطرناک صورتحال ہے اور ہمیں قدرت کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس شخص کی حقیقت اس نے ظاہر کر دی، اور اگر ہم بروقت اس کا نوٹس نہ لیں تو میرے خیال میں اس سے پوری ملت مسلمہ کا استحقاق مجروح ہوگا، ہم میں سے ہر ایک ملت مسلمہ کا ایک فرد ہے، ہم ایک اکائی ہیں جب ہر فرد نوٹس لے تو خطرے کا انسداد ہوگا، اگر ہم فنی ضابطوں کی وجہ سے اس اہم ترین بات کو چھوڑ دیں تو وہ کہیں گے کہ سارے مسلمان بے حس ہو چکے ہیں اور وہ جاگتے ہی نہیں ان کو جلدی ختم کر دو۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

عوامی رائے عامہ معلوم کرنے کیلئے شریعت بل مشتہر کرنا اور شریعت بل کیلئے تحریک

فروری ۱۹۸۶ء: احقر سمیع الحق اور مولانا قاضی عبداللطیف نے سینٹ میں اسلامی نظام اور قرآنی دستور کا ایک آئینی خاکہ "شریعت بل" کے نام سے پیش کیا، پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ رفقاء واراکین کے بھرپور جدوجہد سے اسے بحث کے لئے منظور کرلیا گیا، کاش! حکومت محض نعروں، بے مقصد وعدوں اور پروپیگنڈے کی بجائے بغیر کسی ہچکچاہٹ، لیت ولعل اور خوف لومۃ لائم کے اپنے اثر ورسوخ سے اسے ایوان سے منظور کرالیتی تو آج ملکی حالات کا نقشہ کچھ اور ہوتا مگر شریعت بل کو پیش ہوئے اب ۱۰ ماہ ہونے کو ہیں کہ ملک و بیرون ملک کی اسلام دشمن طاقتیں اور لادینی عناصر شریعت بل کو ناکام بنانا کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف کار ہیں، بعض ذمہ دار سرکاری حلقوں کی طرف سے بھی بل کو مشتہر کرنے کی تجویز بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے مگر بحمد للہ علوم نبوت کے ورثاء ارباب علم وفضل، دانشور اور ملک بھر کا ذی شعور طبقہ بالخصوص ولی اللٰہی مشن کی علمبردار جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین اور معاملہ فہم قائدین اسلامی آئین کے اس نازک ترین مرحلہ وامتحان کے موقع پر وقت کھوئے بغیر میدان عمل میں کود آئے ہیں۔

تائید میں علماء کراچی کی عظیم دستخطی مہم

حال ہی میں کراچی کی عظیم مثالی اور تاریخی نفاذ شریعت کانفرنس اور علماء کراچی کی شریعت بل کی دستخطی مہم فوری اور وسیع تحریک پاکستان کے غیور شہریوں کے دینی وسیاسی شعور اور ان کے قومی وملی جذبات، ملکی حالات اور مستقبل کے کردار و خدمات کے عزائم اور ہر باطل قوت کے خلاف بغاوت و اعلان جہاد سے پورے ملک میں بیداری کی لہر دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ چند ایک دنوں میں کراچی سے لے کر پشاور تک شریعت بل کے فوری نفاذ کے لئے دستخطی مہم عروج تک پہنچ چکی ہے، جو اہل اقتدار اور ارباب بسط وکشاد کے لئے اتمام حجت اور ایک عظیم چیلنج کی صورت اختیار کرچکی ہے۔ لہٰذا جن حضرات کو تاحال شریعت بل کی دستخطی مہم کے بارہ میں معلومات نہ پہنچی ہوں یا ابھی تک شریک نہ ہوئے ہوں انہیں بھی اس تحریر کے بعد نفاذ شریعت کی اس تحریک میں فوراً خود بھی اور دوسروں کو بھی شامل کرنے کی کوششیں کرنی چاہئیں۔ بالخصوص علماء دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کو تو اسمیں قائدانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔ اگر خدانخواستہ اس موقعہ پر بھی فہم وتدبر، تجربات ماضی کا شعور، عاقبت اندیشی اور ملی و سیاسی سوجھ بوجھ کا مظاہرہ نہ کیا گیا اور حسب سابق (خواہ حکمران ہوں یا پارلیمنٹ کے ممبر یا عوام ہوں یا ملک کے باشندے) شریعت بل کی منظوری اور نفاذ تحریک شریعت میں عملاً حصہ لینے کے بجائے محض تماشائی بن کر مستقبل سے آنکھیں بند کرکے مجرمانہ سکوت اور غفلت کا ارتکاب کیا گیا تو خطرہ ہے کہ سرخ انقلاب اور باطل نظریات کا سیلاب ملت کی طوفان رسیدہ اور ہچکولے کھاتی ہوئی

''نیّا'' کو لے نہ ڈوبے۔

شریعت بل کی تائید کیلئے اکابر علماء کراچی کی اپیل: شریعت بل کی منظوری ونفاذ کی دستخطی مہم کے سلسلہ میں کراچی کے اکابر علماء ومفتی اعظم پاکستان مفتی مولانا ولی حسن صاحب، مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب، اور مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی کی ایک اپیل بھی درج کی جارہی ہے جس سے معاملہ کی اہمیت اور ضرورت پر مزید روشنی پڑے گی۔

مکرم ومحترم زیدت عنایاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزاج گرامی! آنجناب کو معلوم ہوگا کہ مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف کا پیش کردہ ''شریعت بل'' سینٹ میں زیربحث رہا اور اب سینٹ نے اسے عوام کی رائے معلوم کرانے کے لئے اخبارات میں مشتہر کرادیا (اس کی کاپی آپ کی خدمت میں بھیجی جارہی ہے) ملک کے تمام لادینی طبقات وافراد کی کوشش ہے کہ ''شریعت بل'' نافذ نہ ہو، اس کے لئے اخبارات ورسائل میں مضامین لکھے جارہے ہیں، اور ان طبقات کی سرتوڑ کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی آراء اس بل کی مخالفت میں سینٹ کے سیکرٹریٹ کو بھجوائیں، اس ضمن میں ہر وہ شخص جو اس ملک میں اسلام کا بول بالا دیکھنا چاہتا ہے، اس کا فرض ہے کہ اس بل کی حمایت اور لادینی طبقات کی مساعی مشئومہ کو ناکام بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے اور اس کے لئے جو کوشش بھی ممکن ہو کر گزرے ورنہ اندیشہ ہے کہ لادینی طبقات اس ملک میں ''شریعت بل'' کو ہمیشہ کے لئے دفن کرادیں، اور شریعت کی بالادستی کا نام لینا بھی ممکن نہ رہے۔

بہرحال یہ ''شریعت بل'' موجودہ صورت حال میں اہل ملک کے ایمان ونفاق کے پرکھنے کی کسوٹی بن گیا ہے، اس لئے کوئی مسلمان جس کے دل میں خدا اور رسول کی عظمت ہو اور وہ شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتا ہے، اس کی طرف سے اس بل کی حمایت نہ ہو، خدا اور رسولؐ سے غداری کے مترادف ہے، اس سلسلہ میں آنجناب سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل تجاویز پر عمل فرمائیں اور ایک تحریک کے طور پر دوسروں کو بھی ان تجاویز پر عمل کرنے کی تلقین کریں۔

۱۔ ہر مسجد میں جمعہ کے خطبات میں شریعت بل کا متن پڑھ کر سنایا جائے اس کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی جائے، اور اس مضمون کی قراردادیں منظور کرائی جائیں کہ ہم اس بل کی مکمل حمایت کرتے ہیں، اس کو اب غیر کسی مزید ترمیم کے فی الفور نافذ کیا جائے۔

۲: ہر علاقے اور حلقے کے علماء وکلا، اداروں، تنظیموں اور عوام کی طرف سے شریعت بل کی حمایت میں خطوط بھیجے جائیں، آپکے علاقے میں کوئی ایسا فرد نہیں ہونا چاہیے، جسکی طرف سے اسکی حمایت نہ کی جائے۔

۳: اس سلسلے میں جلسے منعقد کئے جائیں اوران جلسوں کے ذریعہ عوام کے جذبات سینٹ اور حکومت تک پہنچائے جائیں۔

۴: مختلف افراد اداروں کی طرف سے اخبارات واشتہارات کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ ''شریعت بل'' کو ٹال کر خدا اور رسول کے غضب کو دعوت نہ دے، ورنہ اندیشہ ہے کہ حکومت اور ملک کو اس کی کڑی سزا ملے۔ کتنے تعجب کی بات ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے خدا تعالیٰ کی شریعت کے نفاذ میں ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں۔

اپیل کنندگان: مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی — حضرت مولانا مفتی احمد الدین مہتمم جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی — حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

شیخ الحدیث دامت برکاتہم اور احقر سمیع الحق کی مصروفیات:

مارچ ۱۹۸۶: جمعیۃ علماء اسلام کے مشائخ واکابر کے اصرار پر حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم، لاہور کی شریعت کانفرنس منعقدہ موچی دورواز ہ لاہور میں تشریف لے گئے۔ اہلیانِ لاہور نے اسے عظیم احسان قرار دیا۔ مخلصین ومحبین دارالعلوم کے فضلاء اور عقیدت مندوں نے آپ کی علالت، ضعف وپیرانہ سالی کے باوجود اپنے ہاں تشریف آوری پر بڑے اہتمام سے کانفرنس میں شرکت کے پروگرام بنائے۔ اس سفر میں احقر سمیع الحق اور مولانا انوار الحق بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ کانفرنس سے حضرت شیخ الحدیث دامت فیوضہم اور احقر نے خطاب بھی فرمایا۔

پیرانہ سالی میں نفاذ کے لئے قومی اسمبلی میں جدوجہد

اسی طرح حضرت والد ماجد قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں بھی شریک ہوتے رہے۔ نفاذ اسلام کے لئے آئینی اور قانونی جنگ میں امراض وعوارض کے باوجود برابر کا حصہ لیا خدا کرے کہ پیرانی سالی اور ضعف وعلالت کی اس حالت میں آپ کے مساعی بارآور ہوں۔

☆ گذشتہ دنوں مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کے شدید اصرار ومطالبے پر ان کے برخوردار راشد الحسینی فاضل دارالعلوم حقانیہ کی تقریب دستار بندی میں شرکت فرمائی۔ ☆ احقر سینٹ کے اجلاس میں غلبۂ حق اور شریعت بل کے منظور کرانے کے سلسلہ میں باقاعدہ طور پر شریک ہوتا رہا۔

☆ گذشتہ دنوں اکابرین وفاق کے اصرار پر احقر نے ملتان میں منعقد ہونے والے وفاق کے مجلس

عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی اور وفاق کی دستوری اصلاح ومباحث میں حصہ لیا۔

نشتر پارک کراچی میں شریعت کانفرنس میں شرکت

7 مارچ 1986ء کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام نشتر پارک کراچی کی عظیم الشان تاریخی کانفرنس حضرت والد ماجد شیخ الحدیث دامت برکاتہم بوجہ علالت کے شریک نہ ہو سکے۔ احقر نے ان کی نیابت کی، ان کا پیغام سنایا اور اجلاس سے خطاب بھی کیا۔

مولانا عبدالحنان تاجک کی مدینہ میں رحلت اور اہلیہ کاتب الحق کی وفات

حضرت مولانا عبدالحنان آف تاجک (کیمبلپور) مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم جید عالم، متقی پرہیز گار اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے، ساری عمر درس وتدریس، تبلیغ واشاعت دین اور ذکرِ الٰہی میں گذری۔ آخر عمر مین ساری کشتیاں جلا کر مدینہ منورہ میں موت کی تمنا لیکر گنبد خضرا کے مکین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جا پڑے۔ اللہ نے ان کی سن لی اور وہیں وصال ابدی سے نوازا۔ مرحوم کو حضرت شیخ دامت برکاتہم سے بے حد محبت تھی۔ مکاتیب کا سلسلہ تاوفات جاری رہا۔ شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے ان کے گاؤں سے پسماندگان سے تعزیت کی اور دارالعلوم میں مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور مغفرت کی دعائیں کی گئیں۔ مولانا عبدالواحد خوشنویس جو ماہنامہ الحق کے کاتب اور مخلص خادم ہیں، کی اہلیہ محترمہ طویل علالت کے بعد گذشتہ دنوں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ نیکوکار اور تہجد گذار خاتون تھیں، حضرت لاہوریؒ سے بیعت کا تعلق تھا۔ ان کے بتائے ہوئے اسباق پر آخر عمر تک کاربند رہیں۔ مولانا عبدالواحد صاحب نے بھی ان کی رفاقت وخدمت حق ادا کر دیا۔

تقریب ختم بخاری شریف اور شیخ الحدیث کا تلامذہ کو دین وحدیث سے جڑے رہنے کی وصیت

حسب معمول اس مرتبہ بھی تعلیمی سال کے آخر میں مورخہ ۹؍شعبان ۱۴۰۶ھ بمطابق ۹۔اپریل ۱۹۸۶ ختم بخاری کی تقریب منعقد ہوئی۔ دور دراز سے احباب ومتعلقین، مخلصین ومعاونین کے اصرار کے باوجود حتمی تاریخ کا تعین نہ کیا جا سکا، انعقاد کے ایک دو روز قبل جب ختم بخاری شریف کی تاریخ متعین ہوئی تو بغیر کسی اشتہار واعلان اور اخباری اطلاع کے قرب وجوار کے اکابر علماء، فضلاء، احباب ومخلصین وابستگان اور دینی واسلامی درد سے سرشار حضرات عین وقت پر اس کثرت سے پہنچ گئے کہ دارالعلوم کی وسیع مسجد کو تنگ دامنی کی شکایت رہی۔ حضرت شیخ الحدیث دامت فیوضہم کے بخاری شریف کے آخری درس سے قبل دارالعلوم کے شعبہ دارالحفظ والتجوید کے طلباء، نے تلاوت، حفظ قرآن، تجوید وقرأت، علمی سوالات، تذکرہ

مسائل، سوال و جواب، تقریریں، دلچسپ مکالمے اور مذاکرے کر کے حاضرین کے دل موہ لئے اور شاباش وآفرین کی داد حاصل کی۔

حاضرین دارالحفظ کے ماحول، اساتذہ کی نگرانی و تربیت سے محو حیرت رہے۔ طلبہ کے ایمان آفرین کردار سے سب نے حظ وافر حاصل کیا اور متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ آخر میں حضرت شیخ الحدیث دامت فیوضہم کی تقریر ہوئی جس میں آپ نے فضلاء کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ حضرت کا اب حدیث سے تعلق جڑ گیا ہے، ہر جگہ ہر ماحول میں اٹھتے بیٹھتے حدیث کی تلاوت و اشاعت کریں، دولت اور پیسے کی کوئی پرواہ نہ کرو اللہ کریم آسانیاں فرمادے گا، ہمارے استاد الاستاد حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رات کو تہجد کی نماز میں اللہ کریم سے یہ منوا چھوڑا ہے کہ فضلاء دارالعلوم کو معاشی تنگی پیش نہ آئے۔ یہ دارالعلوم حقانیہ بھی ۳۰، ۴۰ سال سے قائم ہے اور اس کے خدام اور روحانی فرزند مصروف کار ہیں، یہ سب حضرات اساتذۂ دارالعلوم دیوبند کی دعاؤں کی برکتیں ہیں کہ اللہ کریم سب کو کھلا رزق دے رہا ہے، آپ حضرات بھی تنخواہوں کی کوئی پرواہ نہ کریں، دین کی خدمت، علم کی اشاعت اور تدریس و تعلیم کے شغل کو ترجیح دیں اور اپنے مادر علمی سے بھی تعلق قائم رکھیں، اس کی بقا و استحکام کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔ آخر میں دعا پر مجلس اختتام پزیر ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالغنی فاضل دیوبند و مدرس حقانیہ کی رحلت

۲۵ رمضان ۱۴۰۶ھ کو دین کے ایک مخلص خادم دارالعلوم حقانیہ کے سابق استاد جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا عبدالغنی صاحب دیروی وفات پاگئے۔ دیوبند سے فراغت کے بعد تقسیم ملک پر ۱۳۷۰ھ میں دارالعلوم حقانیہ میں آپ کی تقرری ہوئی۔ تدریس میں عمق استدلال ۱۳۷۰ میں اور انداز گفتگو سادہ و دلنشین ہوتا تھا، سامراج دشمنی اپنے اکابر کی طرح گھٹی میں پڑی تھی، اس کے علاوہ آپ کی خاصیات میں ایک بات یہ تھی کہ دنیا بھر کے سیاسی انقلابات، ایشیاء، افریقہ، امریکہ غرض یورپ کے کسی خطہ میں کوئی واقعہ ظہور پذیر ہوتا تو مولانا مرحوم کو اس کے پورے سیاسی منظر اور مالہ وما علیہ پر مکمل عبور حاصل تھا۔ اکبر دارالعلوم مردان کے قیام کے بعد مولانا شمس الحق افغانی کے ایماء پر وہاں منتقل ہوگئے تھے، تاہم دارالعلوم حقانیہ اور شیخ الحدیث دامت برکاتہم والہیانہ تعلق میں کوئی کمی نہیں آئی تھی، گو مرحوم نہ رہے لیکن سیکرٹری علماء و فضلاء ان کے تلامذہ کی شکل میں ان کے لئے عظیم صدقہ جاریہ ہیں۔

احقر کا سفر عمرہ و مصر و عراق: رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں احقر عمرہ اور زیارت حرمین شریفین کی غرض سے حجاز مقدس گیا۔ وہاں سے فراغت کے بعد، بعض اہم تعلیمی، تبلیغی اور اشاعتی مسائل اور امور کے پیش نظر مصر اور بغداد وغیرہ بھی جانا ہوا۔ اس سفر میں جناب شفیق فارقی صاحب منیجر الحق بھی ہمراہ ہیں۔

جذبہ حفظ واشاعت قرآن پروان چڑھانے کیلئے حقانیہ میں سہ روزہ مقابلہ حفظ القرآن:

چونکہ رمضان المبارک قرآن کا مہینہ ہے اسی مناسبت سے دارالحفظ کے اساتذہ نے حضرت والد ماجد شیخ الحدیث صاحب کے مشورہ سے جامع مسجد دارالعلوم میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں طلبہ دارالحفظ کے سہ روزہ مقابلہ حفظ قرآن کا پروگرام مرتب فرمایا۔ جس میں سات سال سے 18 سال تک کی عمر کے طلبہ نے حصہ لیا۔

شام کے 9 بجے سے صبح کی نماز تک یہ سلسلہ جاری رہتا۔ حاضرین وسامعین دور دور سے مسافت طے کر کے آتے اور طلبہ کے اس روح پرور اور ایمان آفرین کردار سے متاثر ہو کر ان کے ساتھ شب بیداری میں شریک رہتے۔ طلبہ کے اس مثالی اور شاندار پروگرام سے علاقہ بھر میں حفظ القرآن کی اہمیت وعظمت اور حفظ واشاعت قرآنی کا زبردست جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ خدا کرے کہ پوری قوم اور ملت کے لئے اس کے دوررس اور انقلابی نتائج وثمرات حاصل ہوں۔ علاوہ ازیں دارالحفظ کے دسیوں طلبہ نے اکوڑہ ،نوشہرہ اور ان کے ملحقات کی مساجد میں تراویح میں قرآن سنایا اور علاقہ بھر قرآنی انوار وبرکات سے منور رہا۔

سالانہ تعطیلات میں ترجمہ ودورۂ تفسیر

اس سال بھی حسب سابق دارالعلوم کے دارالحدیث میں ترجمہ وتفسیر قرآن 16 شعبان سے 22 رمضان تک جاری رہا۔ دارالعلوم کے فاضل ومدرس مولانا عبدالقیوم حقانی روزانہ دارالحدیث میں چار پانچ گھنٹے درس دیتے رہے۔ شرکاء میں علماء دارالعلوم کے فضلاء، دینی مدارس کے طلباء کے علاوہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ اور عامۃ المسلمین کی تعدادِ حاضری سو سے زائد رہی۔ 70 سے زائد طلبہ کو باقاعدہ داخلہ دیا گیا۔ 22 رمضان المبارک کو ختم تفسیر وتقسیم سندات کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ مولانا اسید اللہ صاحب نے آخری درس دیا اور اس روز کامیاب ہونے والے طلبہ میں حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم اور دیگر اساتذہ دارالعلوم کے دستخطوں سے مزین سندات تقسیم کئے گئے۔ نیز اعلیٰ درجات حاصل کرنے والے طلبہ میں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی (اٹک) کے عنایت فرمودہ کتب بطور انعام تقسیم کئے گئے۔

شریعت بل: برصغیر کی پارلیمانی تاریخ میں پہلا مکمل آئینی خاکہ:

کامیابی کیلئے ہمہ گیر جدوجہد اور دورے: برصغیر کی پارلیمانی تاریخ میں صرف اور صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے پارلیمانی ممبران احقر مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف صاحب کی طرف سے ایوان بالا سینٹ میں نظامِ شریعت کے مکمل نفاذ کے سلسلہ میں ایک جامع آئینی خاکہ ''شریعت بل

”کے نام سے پیش کردیا گیا جسے ایوان نے بطور ایجنڈا کے منظور کرلیا ہے مگر حکومت نے تاخیری حربوں اور منافقانہ رویے کی وجہ سے اسے تین ماہ کے لئے مشتہر کردیا ہے بظاہر یہ مرحلہ اہلِ اسلام کیلئے حیرت انگریز اور مایوس کن تھا مگر قدرت کو اس کے ذریعہ کچھ اور ہی منظور تھا شریعت بل کی حمایت میں کراچی سے خیبر تک عظیم تحریک چلی اہلِ اسلام نے پھر سے نظام اسلام سے مضبوط وابستگی کا اظہار کیا، خوابیدہ جذبات بیدار ہوئے ولولے تازہ ہوگئے اور یاس وقنوط کے بادل چھٹ گئے اربابِ اقتدار، اہل ہویٰ والحاد روسی امریکہ ایجنٹوں، عیاش وفحاش اور لادین عناصر کی آنکھیں اس وقت چندھا گئیں دینی زوال واندراس کا خواب دیکھنے والے حواس باختہ ہوگئے جب یادگار سلف محدث کبیر قائد تحریکِ نفاذ شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ نے پیرانہ سالی، ضعف ونقاہت کے باوجود صوبہ سرحد میں ڈویژنوں کی سطح پر حقانی فضلاء اور علماء کنونشن بلائے، انہیں احساس ذمہ داری اور فرائض منصبی یاددلائے جبکہ اس سے قبل حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے مشورہ سے شریعت بل کے محرک مولانا سمیع الحق نے ضلع دیر کے علماء بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء سے ملنے اور تحریک نفاذ شریعت کیلئے فضا ہموار کرنے کے سلسلہ میں سہ روزہ پروگرام بنایا وہاں کے مشائخ علماء اور فضلاء کے خصوصی اجتماعات اور کئی ایک مرکزی مقامات پر جلسہ عام سے خطاب بھی فرمایا ضلع دیر میں پھیلے ہوئے دارالعلوم کے تین سو فضلاء کیلئے مولانا سمیع الحق کی تشریف آوری نعمت غیر مترقبہ تھی اسلئے انہوں نے ہر جگہ آپ کا شایانِ شان استقبال کیا اور پروگرام کی ترتیب میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کو ملحوظ رکھا۔

ادھر کراچی کے اکابر علماء جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما بالخصوص وہاں پھیلے ہوئے دارالعلوم کے سینکڑوں فضلاء کے شدید اصرار ومطالبہ پر احقر سمیع الحق نے ۱۶ اپریل سے ۲۲ اپریل تک کا وقت کراچی، حیدرآباد اور میر پور خاص کیلئے دے دیا چنانچہ وہاں بھی پروگرام کو زیادہ سے زیادہ نافع بنانے کیلئے علماء اور وکلاء کے خصوصی اجتماعات کے علاوہ کثرت سے اجتماعات کے پروگرام بنائے گئے جگہ جگہ پرخلوص اور والہانہ استقبال ہوئے خصوصی اجتماعات وخطابات کے علاوہ اہم مرکزی مقامات پر جلسہ ہائے عام کئے گئے بحمدللہ کراچی کے علماء بالخصوص دارالعلوم کے فضلاء جمعیۃ علماء اسلام اور سوادِاعظم اہل سنت کے بزرگوں کی سرپرستی اور مخلص کارکنوں کی زبردست محنت سے ساڑھے پانچ لاکھ افراد نے شریعت بل کی حمایت میں فارم پر کئے جنہیں پندرہ پیٹیوں میں بند کرکے وہاں کے علماء کے ایک وفد نے میری قیادت میں سینٹ کے چیئرمین جناب غلام اسحاق خان کے حوالے کردئے، کراچی میں تحریک نفاذ شریعت کے سلسلہ میں ہفتہ بھر کی مساعی اور پروگرام کاروائی اور تقاریر کراچی کے اخبارات تفصیل سے شائع کرتے رہے اس دوران حیدرآباد کے استقبالیہ میں بھی شرکت کی اور میر پور خاص بھی گیا جہاں نہایت پرتپاک پذیرائی کی گئی اور کئی پروگرام ترتیب دئے گئے تھے۔

شیخ الحدیث کے طوفانی دورے

ادھر خود والد محترم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم سب سے پہلے ۱۰ اپریل کو ہزارہ ڈویژن کی سطح پر علماء کنونشن کے لئے مانسہرہ تشریف لے گئے ۱۳ اپریل کو مردان ۱۶ اپریل کو بنوں اور ۲۷ اپریل کو پشاور کے علماء کنونشن میں شرکت فرمائی ہر جگہ ہزاروں علماء دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء دیندار مسلمانوں اور جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص کارکنوں نے حضرت' کا زبردست اور شاندار استقبال کیا موٹروں ،بسوں، ویگنوں، سوزوکیوں، کاروں اور سکوٹروں کے میلوں لمبے جلوس نکالے ،سب سے پہلے پروگرام مانسہرہ کا تھا جہاں کا استقبالی جلوس اور علماء کا عظیم اجتماع تاریخی تھا کنونشن میں احقر نے ملکی حالات ، سیاسی صورتِ حال، جماعتی پروگرام علماء کی ذمہ داریاں، نازک ترین حالات میں محتاط لائحہ عمل اور تحریک نفاذ شریعت واہمیت پر خطاب کیا، پھر جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا محمد اجمل خان کی ولولہ انگیز تقریر سے جذب وشوق اور جذبۂ جہاد وحریت کا زبردست سماں بندھا مولانا نے حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی اس ضعف ونقاہت اور پیرانہ سالی میں ہزارہ کے سنگلاخ پہاڑی علاقہ میں تشریف آوری کو قدرت کے غیبی اور تکوینی امور سے دین الٰہی کی غیبی نصرت قرار دیا اور اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے دست حق پرست پر نفاذ شریعت کیلئے بیعت کرنے کی تجویز پیش کی ہزاروں علماء نے فوراً تائید کی اور بیعت کیلئے بڑے پرخلوص اوروالہانہ انداز میں لپک پڑے چنانچہ اخباری اطلاع کے مطابق ہزارہ ڈویژن کے تین ہزار علماء نے تحریک نفاذ شریعت کیلئے آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور آپکو قائد شریعت کا خطاب دیا ۱۳ اپریل کو مردان کے علماء کنونشن میں ڈیڑھ ہزار اور ۱۶ اپریل کو پشاور میں صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع سے آئے ہوئے اکابر ومشائخ ،سینکڑوں علماء ،اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء صوبائی کنونشن میں شریک ہوئے شریعت بل منوانے، نفاذ شریعت کی پُر زور تحریک چلانے اور نظامِ شریعت کی بالادستی کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دینے کا عزم کیا اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کی قیادت میں جہاد مسلسل کی خاطر آپکے دستِ حق پرست پر بیعت بھی کی۔

ان اجتماعات میں حضرت والد ماجد شیخ الحدیثؒ کے مختصر بیانات کے کچھ ضروری حصے پیش کئے جارہے ہیں

تحریکِ نفاذ شریعت کا آغاز اور اس سلسلہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے خطابات

علماء کنونشن "مانسہرہ جامع مسجد ناڑی میں ۱۰/اپریل ۱۹۸۶ء" کو شیخ الحدیثؒ کا خطاب

اہل پاکستان کا امتحان اسلام یا سیکولرازم: محترم بزرگو اور دوستو! آج آپ کی خدمت میں حاضری

کی سعادت اور ملاقات کا شرف حاصل ہورہا ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں چلنے پھرنے کا نہیں، اٹھنے بیٹھنے کا نہیں، بات کرنے کی بھی طاقت نہیں، ہر لحاظ سے ضعف اور کمزوری ہے وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ (یٰس :٦٨) والا معاملہ بن گیا ہے مگر اس کے باوجود حاضر خدمت ہوا ہوں کہ آج اہلیانِ پاکستان اور نو کروڑ اہل اسلام کے امتحان کا وقت ہے کہ اہل اسلام کیا چاہتے ہیں؟ سیکولرازم چاہتے ہیں، سوشلزم چاہتے ہیں، دہریت چاہتے ہیں یا پھر دین اسلام چاہتے ہیں اور اس کے مکمل نفاذ اور بقاء تحفظ کے لئے خود کو بھی اور اپنے سب کچھ کو قربان کردینا چاہتے ہیں۔

اسلام کے نام پر ریفرنڈم مگر نفاذ میں تاخیری حربے

ریفرنڈم اسلام کے نام پر ہوا غیر سیاسی انتخابات اسلام کے نام پر ہوئے، ملک اسلام کے نام پر بنا ان حالات اور ایسے پس منظر اور نا قابل تردید حقائق کا تقاضا تو یہ تھا کہ موجودہ حکمران اوّل روز یہ اعلان کردیتے کہ ہمارا قانون اسلام ہے ہمارے ملک کا نظام اسلام ہوگا لیکن بدقسمتی سے نئی حکومت کو بھی ایک سال مکمل ہوگیا مگر وہ مسئلہ جس کے لئے ملک بنا تھا جوں کا توں باقی ہے، مارشل لاء ایک آرڈر سے لگادیا گیا اور پھر ہٹادیا گیا، ہنگامی حالات اٹھادئے گئے، جمہوریت بحال کردی گئی آئین میں ترامیم کے بل پاس کردئے گئے، سب کچھ ہوا مگر قوم کو کیا ملا، نظریہ پاکستان کی پاسداری کتنی ہوئی؟ صرف آج ہی نہیں ۳۸ سال سے اسلام کے ساتھ مذاق کیا جارہا ہے اور آج تک نظام شریعت نافذ نہ ہوسکا اگر مارشل لاء ایک ہی اعلان سے لگ بھی سکتا ہے اور اُٹھ بھی سکتا ہے تو اسلام کو کیوں نافذ نہیں کیا جاسکتا؟ اب پھر شریعت بل کو مشتہر کرکے پوچھا جارہا ہے کہ تم اسلام چاہتے ہو کہ نہیں چاہتے، ایسے تاخیری حربوں سے اور ایسے سوالات سے ۹ کروڑ مسلمانوں کو پریشان کیا جارہا ہے۔

شریعت بل پر ریفرنڈم کا کفر: جیسا کہ جھوٹے مدعی سے نبوت کی دلیل طلب کرنا

محترم بزرگو! دیکھو! حضور اقدس صلی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا لیکن اگر کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کردیا اور اس نے اپنے دعویٰ کا اعلان کردیا کسی مسلمان نے سنا اور مدعی نبوت سے معجزہ اور اسکی نبوت کی صداقت کی دلیل طلب کی تو علماء کہتے ہیں کہ جھوٹے کی نبوت کی دلیل طلب کرنے والا بھی کافر ہوگیا اب حکومت نے پھر سے لوگوں سے استفسار شروع کردیا ہے کہ اسلام چاہتے ہو یا نہیں؟ اسلام سے چاہت اور محبت کا اظہار ہر دور میں ہر حالت میں مسلمانوں پر فرض ہے اب اس معمہ سے پھر ۹ کروڑ مسلمان پریشانی میں مبتلا ہوگئے۔